وتعاونوا على البر والتقویٰ ولا تعاونوا على الاثم والعدوان

سلسلہ ۳۷۰

اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا
حکم دے اور بُرے کاموں سے منع کرے یہی لوگ نجات پانے والے ہیں (پ ۴ ع ۲)

انسانی تاریخ کی خفیہ ترین تحریک

محمد منیر قمر صاحب

اقرأ باسم ربک الذی

صدیقی ٹرسٹ
نسیم پلازا نشتر روڈ
نزد لسبیلہ چوک
کراچی

تبلیغ و اصلاح

تبلیغ و اصلاح کے لئے جہاد کے جذبہ کی ضرورت ہے مسلمان جو عبادت و طاعت کیلئے پیدا کیا گیا تھا، اب خود اپنی تعلیمات کو فراموش کر رہا ہے۔ اگر آپ اس کی ضرورت محسوس نہیں کریں گے تو الحاد، لادینی اور بے حیائی کا طوفان پوری قوم کو تباہ کر دے گا۔

اس امر کے باوجود کہ آپ نماز، روزہ اور شعائرِ اسلامی کے پابند ہیں، تبلیغ کے فرضِ کفایہ کی ذمہ داری سے سُبکدوش نہیں ہو سکتے۔

بنی اسرائیل کی تاریخ گواہ ہے کہ کوئی قوم ہلاکت سے محفوظ نہیں ہے۔ تاوقتیکہ وہ خود بھی عمل کرے اور اپنے بھائیوں کی اصلاح کیلئے بھی کوشش کرے۔

یہ آپ کا فرض ہے اس کارِ خیر اور صدقۂ جاریہ میں حصہ لیجئے۔

اِن رسائل کی اشاعت اور مفت تقسیم کے لئے تعاون کیجئے، خود شائع کیجئے یا اپنے عطیات ذریعہ بینک ڈرافٹ اور منی آرڈر صدیقی ٹرسٹ کے نام بھیجئے۔

آپ بھی اسلامی تعلیمات پر عمل کیجئے اور اپنی اولاد کو دین کی بنیادی تعلیم سے آراستہ کیجئے یہ ان کا حق اور آپ کا فرض ہے۔ اس کی جواب دہی آپ کے ذمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

احقر زمان
محمد منصور الزماں صدیقی

خط و کتابت کے لئے پتہ
صدیقی ٹرسٹ
نسیم پلازا۔ نشتر روڈ نزد لسبیلہ چوک کراچی ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ ۳۷۰

انسانی تاریخ کی خفیہ ترین تحریک

از ــــــــــ محمد منیر قمر صاحب

تاریخ عالم آج تک بے شمار تحریکوں سے روشناس ہو چکی ہے اور آئے دن چشم فلک کو نئے نئے ناموں سے موسوم عجیب وغریب نظریات اور پروگراموں کی حامل اور طرح طرح کے لوگوں کی قیادت میں کام کرنے والی تحریکوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ ان میں سے کچھ تحریکیں مثبت طریق کار اور دینی نہیں تو کم از کم دنیاوی مگر اصلاحی فلاحی نظریات کی پرچارک ہوتی ہیں۔ بعض تحریکیں خالص دینی اور اسلامی ہیں جبکہ بعض ایسی بھی ہیں جو دین کے نام کو شعار بنا کر لوگوں کو اپنے ساتھ ملاتی اور پھر بے دینی کو پھیلاتی ہیں۔ انہی رنگارنگ ناموں اور طرح طرح کے نظریات کی حامل تحریکوں میں سے ایک تحریک کا نام فری میسنری (FREE MASONRY) ہے جس کے طریق کار اور عقائد ونظریات کا مطالعہ کرنے سے ایک ایسی خوفناک اور بھیانک جماعت سامنے آتی ہے۔ جس کے متعلق معلومات نہ ہونے کی وجہ سے ان پڑھ تو کیا بڑے بڑے پڑھے لکھے مسلمانوں کا ان کے جال میں پھنس جانا ناممکنات میں سے نہیں۔ اور جوان کے

جال میں پھنس گیا وہ آہستہ آہستہ دین سے دور ہوتا گیا اور بالآخر دین کا دشمن بن گیا۔ یہی اس تحریک کا نصب العین ہے کہ لوگوں کو دین سے برگشتہ کر کے دنیا میں بے دینی، اخلاقی بے راہروی اور جنسی انارکی پھیلا دی جائے۔

تعارف اس کے نام "فری میسنری" سے تو بادی النظر میں یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ کوئی تعمیراتی کمپنی ہے مگر ایسا نہیں بلکہ یہ بظاہر تعمیرِ اخلاق کے لیے بپا کی گئی آزاد معمار تنظیم ہے جو اس خوبصورت نام کا لبادہ اوڑھے تعمیر کے پس پردہ تخریب کاری میں مصروف ہے۔ دنیا بھر کی تمام قدیم وجدید خفیہ تحریکوں میں سب سے مضبوط، منظم اور دین دشمن یہودی صہیونی تحریک ہے۔ لہذا اس کے حقیقی اور تفصیلی خدوخال سے پردہ اٹھانا، تمام مسلمانوں کو اس کا روپ دکھا دینا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ کوئی مسلمان نادانستہ ان کے پھیلائے ہوئے دامِ ہمرنگِ زمین کا شکار نہ ہو جائے۔

تاسیس اس تحریک کی تاسیس و قیام کے متعلق مختلف اقوال ہیں

(۱) بعض محققین کے نزدیک اس کی تاسیس کا زمانہ وہ ہے حین کان موسیٰ مع قومہ فی التیہ جبکہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ساتھ صحرائے تیہ میں تھے۔

(۲) کچھ محققین نے کہا ہے کہ اس تنظیم کا قیام موسیٰ علیہ السلام کی

دعوت کا مقابلہ کرنے کے لیے عمل میں آیا۔ اس کا موسس اول ہیرودٹس دوم تھا۔ اس نے "مخفی قوت" کے نام سے اس تنظیم کی بنیاد رکھی۔ تب انہوں نے نو ارکان پر مشتمل ایک مجلس بنائی تھی۔ ان کا پہلا اجلاس اور باقاعدہ آغاز ۸/۱۰/۴۳م میں ہیکل نامی مقام پر ہوا۔ اس اجلاس میں تمام ارکان نے حلف اٹھایا کہ وہ اپنے معاملہ کو پوری طرح پوشیدہ رکھیں گے اور تنظیم کے ہر مطالبہ پر لبیک کہیں گے۔ اور جو مطالبات پورے کرنے سے کترائے اس کا انجام موت ہوگا۔ اس تحریک نے آغاز سے ہی مسیح علیہ السلام کے حواریوں کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ ان کے ناپاک ہاتھوں موت کا شکار ہونے والا پہلا شخص پطرس تھا۔ جسے نیرون نے اپنی یہودی بیوی بوبایا کے اکسانے پر قتل کیا۔

(۳) بعض علماء نے اس تحریک کی تاسیس وقیام کو بہت بعد کا لکھا ہے۔ ان کے نزدیک برٹش جنرل اسمبلی کا پہلا میسنری ممبر ۱۳۷۶ء میں متعارف ہوا جبکہ اس سے قبل ان کا کوئی واضح پتہ نہیں ملتا۔ اس کا پہلا اجتماع ۱۷۱۷ء میں ہوا اور انہوں نے لاطینی نام ARO BUARTEUR CONORIUM سے ایک پرچہ نکالنا شروع کیا جس میں اپنے افکار نشر کرتے۔

نام فری میسنری کا استعمال

اس تحریک کا تار و پود بکھیرنے والے محقق ڈاکٹر محمد علی الزعبی کی تحقیق یہ ہے کہ پہلے مخفی قوت اور اس کے مترادف ناموں سے

یہ لوگ کام کرتے رہے اور ۱۷۱۷ء میں انہوں نے لندن کانفرنس میں اپنا یہ نام اختیار کیا۔ اس کانفرنس کی صدارت جیمس اینڈرسن JAMES ANDERSON (۱۶۸۰ - ۱۷۳۹ء) نے کیا جو اصلاً ونسلاً اسکاٹ لینڈ سے تھا۔ اسی نے "قوانین" نامی کتاب لکھی یہ میسنریوں کی قدیم ترین کتاب ہے جو ۱۷۲۳ء لندن میں پہلی مرتبہ طبع ہوئی۔

اس تحریک کے حدود اربعہ کی تلاش میں مسلسل کوشاں بعض علماء کے مطابق یہ نام فری میسنری کوڈ فرائیڈی بوائلر (CODE FROI - DE BOUILLAR) (۱۰۶۱ - ۱۱۰۰ء) سے استعمال کیا۔ اسے پہلے صلیبی حملہ کے بعد صلیبیوں نے قدس کا بادشاہ بنایا تھا۔

دیگر اسماء

جرمنی میں یہ لوگ فری میسنری کے نام سے مصروفِ فساد تھے اور جو نہی انہیں محسوس ہوا کہ ہٹلر کو ہماری اصلیت کا پتہ چل گیا ہے حتیٰ کہ ہٹلر نے یہ پتہ چل جانے کے بعد کہ ان کا تعلق یہودیوں سے ہے پورے جرمنی میں ان کے تمام مکاتب دادارے بند کر دیئے۔ تب انہوں نے کروٹ بدلی اور فری میسنری کو چھوڑ کر جرمن ہاؤس کلب GERMON — HOUSE CLUBS) کا روپ دھار لیا۔ پھر جب ان کو پتہ چلا کہ اہل فکر و نظر ہمیں اس بہروپ میں بھی پہچان گئے ہیں تو انہوں نے اپنی تنظیم کو روٹری کلب (ROTARY CLUB) کا نام

دے لیا۔ ایسے ہی یہ بھیس بدلتے رہے۔ لائنز کلب (LIONS CLUB) اور بنائی برتھ (BNAI BRITH CLUB) بھی انہی کے نام ہیں۔

روٹری کلب

یہ کلب پول پی ہیرس (P. P. HARIS) نے امریکہ کے شہر شکاگو میں بنایا جس کی شاخیں آہستہ آہستہ پورے عالم میں پھیل گئیں جو انٹرنیشنل روٹری کلب کے نام سے باہم مربوط ہیں اور ان کا صدر دفتر ایفاوسٹن (امریکہ) میں ہے۔ اس کلب کے ممبر علاقے کے بڑے بڑے کاروباری لوگ ہوتے ہیں۔ کلبوں کی رونق بڑھانے والوں میں بڑے سنجیدہ اور تعلیم یافتہ لوگ بھی ہیں جو نادانستہ ان کے چنگل میں پھنستے ہیں۔ میرا طالب علمی کا زمانہ تھا کہ لائل پور (موجودہ فیصل آباد) کی روٹری کلب میں معززین شہر کے لیے ایک دعوت کا انتظام تھا اور اس میں شہر کے بعض علماء کرام بھی مدعو تھے اور شریک بھی ہوئے۔ یہ نادانستہ پھنسے نہیں تو کم از کم ان محفلوں کی رونق بڑھانے کی مثال ضرور ہے۔ جن کے پس پردہ انہی لوگوں کے لیے وہ پروگرام طے ہوتے ہیں جن کی تفصیلات آپ آئندہ سطور میں دیکھیں گے۔

لائنز کلب

اس کی بنیاد ۱۹۵۱ء میں نیویارک (امریکہ) میں رکھی گئی جو بعد میں واشنگٹن میں منتقل کر دی گئی اور پورے عالم میں اس کی کئی برانچیں کھل گئیں۔ اس کے یہ ممبران رؤسا و ملوک، نواب اور معزز شخصیات پر مشتمل ہوتے ہیں۔

بنائی برتھ کلب اس کا قیام ۱۸۳۴ء میں عمل میں آیا۔ اس کے صرف ایک مرکز برلن کی ۱۹۰۳ء میں تقریباً اسّی شاخیں تھیں۔ آج کل اس کا صدر دفتر امریکہ میں ہے۔ یہ کلب عورتوں کے ساتھ خاص ہے اور اس کی تقریباً تمام ممبر یہودی عورتیں ہیں۔ ان کلبوں کے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لیے ڈاکٹر محمد علی الزعبی کی کتاب "الموسونیتہ فی العراء" دیکھیں۔

تنظیم کے زعماء اس دشمنِ دین تنظیم کی بنیادیں کام کرنے والے دو شخص تھے جن میں سے ایک یورپی آدم وائیزہاپٹ (ADAM WEISHAUPT) اور دوسرا امریکی النسل البرٹ پائیک (ALBERT PIKE) تھا۔ ان میں سے اول الذکر ۱۷۴۸ء میں جرمنی میں پیدا ہوا۔ مذہبی تعلیم حاصل کرکے وہ مقام پایا کہ علماءِ دینِ مسیحی میں یگانۂ روزگار ہو گیا۔ اس کمال کو پہنچ کر ایسا شکارِ زوال ہوا کہ دینِ مسیح سے بالکل مرتد ہو کر الحادی عقیدہ اپنالیا۔

۱۷۷۰ء میں یہودیوں کے ساتھ مل بیٹھا۔ ان کے علوم وفنون سے استفادہ کیا اور ان کے تعاون سے فری میسنری کی ایک انجمن "محفل شوق اکبر" کے نام سے قائم کی اور پھر ایک "عالمی حکومت" بنانے کی صدا بلند کی جو پورے عالم کے اہلِ فکر ونظر پر مشتمل ہو۔ اس کے اس اعلان سے بے شمار بڑے بڑے ادیب، ماہرینِ علوم و

فنون اور علماء اقتصادیات وسیاسیات دھوکے میں آگئے جن کی تعداد ہزاروں سے متجاوز تھی۔ جو صدائے تعمیر اس نے لگائی تھی وہ صرف ظاہری روپ تھا۔ اس کا اصل باطنی اور بھیانک مشن یہ تھا کہ پوری دنیا کی حکومتوں میں تخریب کاری ہو اور تمام ادیان عالم کو مٹا دیا جائے۔

طریقِ کار اس خوفناک سکیم، خون آشام غرض کی تکمیل کے لیے اس نے جو طریقِ کار وضع کیا اس کے تین بنیادی اصول مرتب کیے جو یہ تھے :-

(۱) صاحبِ اقتدار اور بااثر و رسوخ لوگوں کو قابو میں لانے کے لیے مالی رشوت سے کام لیا جائے اور گوہرِ مقصود تک پہنچنے کے لیے جنسی رشوت بھی پیش کرنا پڑے تو دریغ نہ کیا جائے تاکہ ہمارے مطلوبہ لوگ ہماری جماعت کے مقاصد کے نفاذ کی راہ میں روڑا نہ بنیں بلکہ اس طرح انہیں اپنے ہاتھ کا کھلونا بنا لیا جائے۔

(۲) ہماری جماعت کے وہ اساتذہ جو یونیورسٹیوں میں تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ ذہنی، ثقافتی اور علمی اعتبار سے فوقیت رکھنے والے طلباء کو زیرِ نظر رکھیں۔ ان کے اذہان میں اپنے نظریات بھرے جائیں اور جب وہ ہمارے نظریات کو پوری طرح قبول کر لیں تو پھر انہیں اپنے مخصوص مدارس میں تربیت دی جائے۔ آج کل ان کے یہ تین مخصوص مدارس مصروفِ عمل ہیں۔

ا ۔ پہلا اسکاٹ لینڈ کے شہر گورڈنس ٹاؤن (GORDONS TOWN) میں ہے۔

ب ۔ دوسرا مدرسہ جرمنی کے شہر سالم (SALAM) میں ہے۔

ج ۔ جبکہ تیسرا مدرسہ یونان کے شہر آناوریٹا (ANAVRYTA) میں ہے۔

(۳) اور ان کے ہاں تیسرا اہم کام یہ ہے کہ وسائل نشر و اشاعت مثلاً ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات و جرائد پر تسلط حاصل کیا جائے تا کہ انہیں اپنی مرضی سے استعمال کیا جا سکے۔ (الماسونیہ ص ۲۰)

یہ خوفناک پلان تیار کرنے اور اسے بڑی حد تک کامیابی سے ہمکنار کرنے کے بعد ۱۸۳۰ء میں آدم وائز ہاپٹ وفات پا گیا۔

نظر آتے ہیں کچھ

ان کی اعلانیہ دعوت بڑی دلفریب اور انتہائی جاذب ہوتی ہے جبکہ حقیقت اور اصلی غرض اس کے بالکل برعکس ہے۔ آدم وائز ہاپٹ نے جو نعرہ یگانۂ روزگار مفکرین کی ایک عالمی حکومت کا لگایا تھا۔ اس سے متاثر ہو کر ہزارہا اہل فکر و نظر جمع ہو گئے تھے۔ وہ نعرہ صرف نعرے کی حد تک تھا تا کہ ایسے لوگوں کو قریب کیا جا سکے۔ ان کی حقیقی غرض تمام موجودہ ادیانِ عالم کی تخریب تھی جس کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ ۱۸۲۹ء میں نیویارک کانفرنس میں ان کے ایک انگریز مقرر رائٹ (WRIGHT) نے یہ کہا تھا کہ ہماری جماعت لادین ملحدوں اور تخریبی و دہشت پسند تحریکوں کی آمیزش سے بننے

والی عالمی تنظیم ہے۔ اور یہی سال ۱۸۲۹ء کمیونزم کی تاریخ ولادت ہے۔ عالمی حکومت بنانے والے ان "معماروں" کا یہ کارنامہ کس قدر ناقابلِ یقین لگتا ہے کہ پہلی اور دوسری عالمی جنگ انہی لوگوں نے اپنے مخصوص مقاصد کے حصول کے لیے کرائی۔ حالانکہ اس بات کی حقیقت یہی ہے اور اس بات کے دستاویزی ثبوت تک موجود ہیں۔ پائیک کا ۱۰ اگست ۱۹۷۱ء کا لکھا ہوا خط برٹش میوزیم لندن میں محفوظ ہے جو ان جنگوں کے پلان اور مقاصد کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

فری میسنری کے اسرار

یہ تاریخ انسانی کی انتہائی خفیہ تحریک ہے جس میں ممبران کے ۳۳ درجے ہیں اور ہر درجے کا ممبر اپنے سے اوپر والے درجات کے متعلق قطعاً کچھ نہیں جانتا۔ آغاز میں پہلے درجے کے ممبر کو ایک اندھیرے بند کمرے میں لے جایا جاتا ہے جہاں مکمل انسانی ڈھانچہ اور کھوپڑیاں اور زہریلے مصنوعی سانپ رکھے ہوتے ہیں۔ اس کمرے کا نام "کمرۂ تامل" رکھا گیا ہے اور مبتدی کو وہ یہ باور کراتے ہیں کہ بلند مقام حاصل کرنے کے لیے اس قسم کے ماحول سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اندر ان کا ایک چیف ہوتا ہے جو بار بار یہ الفاظ دہراتا ہے کہ "کیا تم میسنری ہونے پر مصر ہو۔" اگر یہ مبتدی بار بار ہاں کہتا ہے تو ایک گائیڈ اس کی آنکھوں پر سیاہ پٹی اور گلے میں رسی ڈال کر ایک اور ہال میں لے جاتا ہے۔ جہاں دو ستونوں کے درمیان اسے کھڑا کر کے اس سے کئی سوال کیے جاتے ہیں اور آخر میں کہا جاتا ہے کہ

تو ایک سخت امتحان سے دوچار ہو گا۔ جس میں ممکن ہے کہ تجھے جان کی بازی بھی لگانی پڑے لہٰذا ابھی تیرے پاس سوچ و تامل اور غور و فکر کے لیے کافی وقت پڑا ہے۔ چاہو تو یہیں سے اپنی دنیا میں واپس لوٹ جاؤ قبل اس کے کہ تم سے پختہ عہد اور حلف لیا جائے۔ اگر وہ نو وارد مصر رہے کہ میں نے میسنری بننا ہے تو چیف اسے ایک میٹھے پانی کا گلاس پلاتا ہے اور پھر ایک کڑوے پانی کا اور اسی دوران کہتا ہے۔ انسانی زندگی اس تلخی سے بھی دوچار ہو سکتی ہے۔

حلف اگر یہ نو وارد سنہری نور کے حاصل کرنے پر مصر رہے تو رکوع کی حالت میں کر کے اس کی کتاب مقدس (عہد قدیم۔ انجیل۔ قرآن) دکھا کر چیف کہتا ہے کہ "تو نے اندھیرے کمرے میں کافی وقت گزارا ہے۔ تنظیم تجھ سے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے کے عہد پر تیری کفالت کرتی ہے۔ کیا اب بھی تو ہماری رکنیت حاصل کرنے پر مُصر ہے؟" اگر نو وارد "ہاں" میں جواب دے تو پوچھا جاتا ہے کہ تو اب کیا چاہتا ہے؟ "میسنری نور" کے مطالبہ پر چیف کہتا ہے کہ تجھے یہ نور عطا کیا جائے گا۔ اب تک اس کی آنکھوں پر کالی پٹی اور گلے پر رسی موجود ہے۔ اس عہد کے پیمان کے بعد اس کی آنکھوں سے پٹی اتاری جاتی ہے تو وہ دیکھتا ہے تیز دھار تلواریں اس کے دل اور منہ کی طرف تانی ہوتی ہیں۔ تب اسے کہا جاتا ہے کہ یہ تلواریں بوقت ضرورت تیری حفاظت کے لیے ہیں اور اگر تو نے عہد شکنی کی تو یہ تیرے لیے سامان اجل ہوں گی اور

یہ رسی جو تیرے گلے میں ہے یہ تیری عہد شکنی کا پتہ چلنے پر تیری پھانسی بن جائے گی۔ اب تو ہمارا بھائی بن گیا ہے۔ تیرے حقوق و فرائض وہی ہیں جو دیگر بھائیوں کے ہیں۔ اب گویا یہ مبتدی ان کے لیے پہلے درجے کا رکن بن گیا ہے۔ (الماسونیہ فی العراء)

ترقی اس کے بعد اس میں صلاحیت بڑھتی کارگزاری کے اضافے کے پیش نظر آہستہ آہستہ اسے درجات میں ترقی دی جاتی ہے۔ وہ پہلے سے دوسرے تیسرے حتیٰ کہ بیسویں درجے تک پہنچتا ہے۔ ہر درجے کے لیے اسے نئے سرے سے عہد و پیمان اور وفاداری کا حلف نامہ دینا پڑتا ہے۔ ڈاکٹر زعبی نے ان کے درجات کے حلف ناموں کی مکمل تفصیل اپنی کتاب "الماسونیہ فی العراء" میں درج کی ہے۔ مختصر یہ کہ وہ درجات میں ترقی دینے کے ساتھ ساتھ عہد و پیمان میں زیادہ سے زیادہ کڑی شرائط رکھتے جاتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ:

- تنظیم کے اسرار و رموز کو ہمیشہ مخفی رکھوں گا۔
- تنظیم کے مقاصد کو نافذ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کروں گا۔ نہ کسی ڈر یا خوف سے پیچھے ہٹوں گا۔ چاہے میری جان ہی کیوں نہ جاتی رہے۔
- میں اعزاء و اقارب کے تعلقات اور نسبی عصبی، رحمی، قومی مفادات سے بالا ہو کر اپنا مشن جاری رکھوں گا۔
- میں اپنے ماں باپ، بہن بھائی، شریک حیات اور دوست و

احباب سے تمام ناطے توڑ دوں گا تاکہ مشن کی راہ میں کوئی حائل نہ ہو سکے۔

ایجادات و اختراعات

جیسے مختلف علاقوں اور قوموں کی زبانیں الگ ہوتی ہیں ان کے لکھنے کے انداز بھی مختلف ہوتے ہیں۔ ایسے ہی میسنریوں کی بھی ایک الگ مستقل زبان ہے جسے وہ اپنے ہی انداز سے لکھتے اور پڑھتے ہیں۔ یہ جدت صرف الگ حروف کی ہی ایجاد تک محدود نہیں بلکہ عدد و ارقام سے بھی وہ حروف کا کام لیتے ہیں ہر حرف کے بدلے ان کے ہاں ایک عدد ہے جو یوں ہے:-

A	70	N	60
B	2	O	80
C	3	P	8
D	12	Q	82
E	15	R	83
F	20	S	84
G	30	T	85
H	33	U	86
I	38	V	90
J	38	W	
K	9	X	91
L	10	Y	94
M	40	Z	95

وہ جب کوئی لفظ یا جملہ لکھنا چاہیں تو چند عدد لکھ کر اپنا مطلب بیان کر لیتے ہیں۔ مثلاً لفظ میسن (MASON) لکھنا ہو تو وہ یہ ارقام

لکھتے ہیں۔ ۶۰، ۸۰، ۸۴، ۷۰، ۴۰، ان کے مختلف درجات کے مختلف رموز و اشارات ہیں جنہیں وہی جانتا ہے۔ جو جس درجے میں ہو۔ اپنے سے اوپر والے درجے کے رموز و اشارات نیچے والے کے علم میں نہیں ہوتے ہیں۔ ان کے ہر درجے کا لباس الگ الگ اور سینے پر لگانے والے بیجز الگ الگ ہوتے ہیں جو ان کے درجات کا گویا تعارف ہوتے ہیں مگر ان کا استعمال وہ اپنے مخصوص جلسوں کے سوا کہیں نہیں کرتے۔

ایسے ہی ان کے ماہ و سال بھی اپنے مخصوص ہیں جو کچھ اس طرح ہیں:

میسنری مہینے	دن	موافق تاریخ میلادی عیسوی
نیسان ۵۸۴۳ء	۳۰	۳۱ مارچ ۱۸۴۳ء
جیتار	۲۹	۳۰ اپریل
سیفان	۳۰	۲۹ مئی
تموز	۲۹	۲۸ جون
آب	۳۰	۲۹ جولائی
ایلول	۲۹	۲۷ اگست
تشرین	۳۰	۲۵ ستمبر
سیسفان	۳۰	۲۵ اکتوبر
نیسلیف	۳۰	۲۴ نومبر
ثوبات	۲۹	۲۴ دسمبر

میسنری مہینے	دن	موافق تاریخ میلادی عیسوی
ششیفات	۳۰	۲۲/ جنوری ۱۸۴۴ء
آذار	۲۹	۲۱/ فروری
		(معجم الماسونیہ والماسونیین)

فری میسنری کا ظاہر

اس تحریک کے جو ظاہر مبادیات ہیں۔ وہ بڑے جاذب و دلکش ہیں جنہیں پڑھ سن کر انسان بآسانی دھوکہ کھا جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ واقعی کوئی مذہبی اور اصلاحی قسم کی تنظیم ہے حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ لہٰذا آیئے پہلے ان کے ظاہری اعلانوں کو دیکھیں اور پھر ان کے پس پردہ جو خفیہ نظریات ہیں ان کا جائزہ لیں۔

① ایمان باللہ

اس تنظیم کا دعویٰ اور اعلان یہ ہے کہ یہ اللہ پر ایمان رکھنے کی طرف دعوت دیتی ہے۔ اس بات کے ثبوت کے طور پر ان کی قدیم ترین "قدیم وصیتیں" (OLD CHARGES) جو ۱۷۳۴ء میں لکھی گئی اور داؤد کا سلی کے ہاتھ کا لکھا ہوا قلمی نسخہ برٹش میوزیم کے اناجیل سیکشن کے سٹور نمبر ۱۷ شیلف - A میں محفوظ ہے۔ اس کی وصیت عام دیکھیں جو مختصراً یوں ہے۔

"ہر بھائی پر اللہ، کنیسہ مقدسہ اور راہب و پادری کی محبت و احترام

فرض ہے۔ ان تینوں کی اسی طرح حفاظت کرے جیسے اپنی جان کی کرتا ہے۔" جب نووارد ان کا رکن بنتا ہے تو سب سے پہلے اس کے ہاتھ میں اس وصیت کا نسخہ دیا جاتا ہے۔ جس سے ظاہر ہو رہا ہے۔ ان کے ہاں اللہ کی محبت و ایمان فرض ہے۔ ان کا جلسہ شروع ہو تو اس کا باقاعدہ آغاز خالقِ کائنات کا نام لے کر کرتے ہیں اور اسی نام سے جلسہ ختم کرتے ہیں۔

۲ احترامِ دین

یہ تنظیم ہر تہوار میں اس بات کی صراحت کرتی ہے۔ ہم تمام ادیان کا احترام کرتے ہیں۔ ان کے تقدس و احترام کے لیے انہیں بلند مقام دیتے ہیں۔ جس جلسے میں نووارد کو رکن کے طور پر قبول کیا جاتا ہے اسی میں چیف اسے کہتا ہے کہ ہماری تنظیم میں ایسی کوئی چیز نہیں جو شرائع اور تعلیماتِ دین سے ٹکراتی ہو۔ ہم کسی ایسے شخص کو قبول نہیں کرتے جو دین و وطن کا محب و مخلص نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کے وجود کا اقرار نہ کرتا ہو۔

اس تحریک کے دستور میں مرقوم ہے۔ تم اپنے دین کا احترام کرو، اپنی کتاب کو مقدس سمجھو حتیٰ کہ اپنے دین کے علاوہ دیگر ادیانِ عالم کا بھی احترام کرو۔

۳ اخلاق

اس تنظیم کا یہ بھی عام اعلان ہے کہ یہ ایک انسانی تنظیم ہے جو حسنِ اخلاق کی دعوت دیتی ہے۔

ان کا شعار (MOTO) اتنا پیارا ہے جسے دیکھ کر یوں محسوس

ہوتا ہے کہ یہی لوگ خدامِ دین ہیں۔ ان کا موٹو یہ ہے :-

حریت ، مساوات ، اخوت

وہ پہلے جلسہ میں نو وارد پر یہ واضح کرتے ہیں کہ ہم داعئ اخلاق ، داعئ تقویٰ و فضیلت ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ فقر و فاقہ کے مارے ہوئے مصیبت زدہ لوگوں سے ہر ممکن تعاون کریں اور صدقہ و احسان سے کام لیں۔

۴ سیاست سے گریز

فری میسنری کا اعلانیہ دعویٰ ہے کہ ہم سیاست میں قطعاً حصہ نہیں لیتے بلکہ ہر جائز حاکم کے حکم کی تعمیل ضروری سمجھتے ہیں۔ حتیٰ کہ عسکری و سیاسی حالات پر بحث و تکرار بھی ان کے ہاں سخت ممنوع کہی جاتی ہے۔

فری میسنری کا باطن

گزشتہ چند اعلانات ایسے ہیں جو حقیقتاً دینی اخلاقی اور انسانی اقدار کے حامل ہیں۔ لیکن یہ صرف لوگوں کو پھانسنے کے لیے صرف ظاہری طور پر ہی ہیں۔ پس منظر میں ان کا نام و نشان نہیں بلکہ سراسر ان کا الٹ ہے! اندرونِ خانہ ان کے نظریات یہ ہیں۔

۱ شیطان پر عمل

گزشتہ سطور میں ان کے ظاہری اور اعلانیہ مبادیات پڑھنے کے بعد یہ عنوان غیر متوقع اور یہ بات ناقابلِ یقین لگتی ہے کہ وہ شیطان پر ایمان رکھتے ہوں مگر حقیقت یہی ہے۔ جس کا منہ بولتا ثبوت ان کے وثائق و دستاویزات ہیں۔ جنرل البرٹ ہائیک جس کا ذکر گزر چکا ہے۔ اس کا ۱۴ جولائی ۱۸۸۹ء

کا مکتوب جو اس نے تحریک کی جنرل کونسلز کے رؤساء کو لکھا تھا اس میں انہیں نصیحت کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"ہم پر واجب ہے کہ ہم عوام کو یہی باور کرائیں کہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اسی کی عبادت کرتے ہیں جبکہ ہم درجہ علیا کو پہنچے ہوئے لوگوں کو یہ فریضہ بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ ان اوہام و خرافات کے پسِ پردہ اپنا شیطانی عقیدہ محفوظ رکھیں۔"

مزید لکھتا ہے:-

"ہاں شیطان ہی ہمارا معبود ہے لیکن افسوس اڈونائے (ADONAI) بھی ایسے ہی ہے —— اڈونائے لاطینی زبان کا لفظ ہے۔ اس سے وہ معبودِ حقیقی اور خالقِ کائنات مراد لیتے ہیں —— حقیقی دین اور صاف فلسفہ یہی ہے کہ شیطان پر اڈونائے سے برابر ایمان لایا جائے لیکن شیطان معبودِ نور و خیر ہے جبکہ اڈونائے معبودِ ظلام و شر ہے۔"

نقلِ کُفر، کفر نہ باشد، العیاذ باللہ

(۲) ان کا معبودِ حقیقی

ان کا حقیقی معبود کون ہے؟ اس سوال کا جواب ہمیں ایک فری میسنری پروفیسر عبدالحلیم الیاس خوری کی کتاب سے ملتا ہے۔ وہ ساری خدائی کو اپنے آپ پر قیاس کرتے ہوئے لکھتا ہے:-

"ایسا کوئی شخص باقی نہیں جو اللہ تعالیٰ اور خلودِ نفس پر ایمان رکھتا ہو سوائے دیوانوں اور احمقوں کے۔ اے قارئینِ کرام! میسنری ہو جاؤ یا اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والوں میں رہو۔"

ایک اور جگہ لکھتا ہے:

"حقیقی الٰہ و معبود صرف مادہ ہے۔"

(الماسونیہ ذالک المجہول ص۴۳)

۳ دین سے جنگ

فری میسنری کے ارکان کا الحاد و ارتداد، خدا کے انکار، شیطان پر ایمان اور مادے کو معبود سمجھنا تو ان کے اپنے وثائق و دستاویزات سے معلوم ہو گیا۔ اس پر بس نہیں بلکہ تمام ادیانِ عالم کے احترام کا دعویٰ کرنے والوں کا ذاتی اور اندرونی رویہ یہ ہے کہ وہ دین کے دشمن اور دین کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ ان کے ایسٹرن فرینچ کے دستور میں پہلے ہی نمبر کے تحت لکھا ہے:

"فری میسنری کوئی دین نہیں ہے اور نہ ہی اس کے قانون میں شرائعِ دینیہ کا دخول اسے پسند ہے۔"

دوسرے نمبر کے تحت مرقوم ہے:

"وہ کسی ممبر کو شریعت کی اتباع پر مجبور نہیں کرتے، جو چاہے کرے اسے دین کے سلسلہ میں یہ خود اختیاری حاصل ہے کہ دین میں سے کوئی پسندیدہ کام کرنا چاہے تو کرے یا سب کا

سب چھوڑ دے۔"

۱۸۵۶ء میں فرانس میں ان کا یہ بلیٹن نشر کیا گیا:

"ہمارے اور ادیان کے مابین جنگ بند نہیں ہو سکتی اور ہم اس وقت تک دم نہیں لیں گے جب تک کہ تمام معابد وعبادت گاہوں کو بند نہیں کر دیا جاتا۔"

۱۹۲۳ء کے ایک بلیٹن میں یہ نشر کیا گیا کہ:

"اہل دین تمام دنیا پر تسلط حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں تمام ادیان کے خلاف جنگ کرنے میں کوئی تردد اور پس و پیش نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ دین ہی تو انسانیت کے حقیقی دشمن ہیں۔"

۱۹۰۰ء میں بلغراد میں ہونے والی ان کی عالمی کانفرنس میں ایک مقرر نے یہ تک کہہ دیا کہ:

"ہم اہل دین اور ان کے معابد وعبادت گاہوں پر فتح پا لینے پر ہی اکتفا نہیں کریں گے بلکہ ہماری اساسی غرض تو ان سب کے وجود کو نیست و نابود کرنا ہے۔"

(۴) عدم اخلاق

اپنے موٹو کے برعکس ان میں اخلاقی اقدار ناپید ہیں۔ نہ اراکین کو حریت و آزادی نصیب ہے نہ کالے گورے مرد عورت میں مساوات و برابری، حتیٰ کہ کالے رنگ والے کو وہ رکنیت ہی نہیں دیتے اور اخوت صرف میسنری لوگوں کے اندر باہمی حد تک ہی ہے۔

⑤ عریانیت و بے حیائی

عریانیت اور بے حیائی ان کے نزدیک ایک معمول ہے

کلبوں میں ننگے ڈانس کرنا اور سواحلِ سمندر پر ننگے نہانا ان کے ہاں باعثِ عار و شرم نہیں۔ اس سلسلہ کی مثال کے لیے فرانسیسی میسنریوں کے سردار اور فرانس کے ایک وزیرِ اعظم لیون بلوم کی کتاب "شادی" (MARRIAGE) جسے میسنریوں نے نشر کیا اور پھر اس کے کئی زبانوں میں ترجمے کیے۔ اسے پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ دنیا کی غلیظ ترین، فحش اور عریاں جنسی کتاب ہے۔ اس کا مؤلف ۱۹۳۹ء ۱۹۴۶ء میں وزیرِ اعظم تھا۔ ان کے مابین باہمی اخوت اس حد تک ہے کہ اپنے میسنری بھائی یا تحریک کی راہ میں دین، وطن، باپ، ماں، خاوند، بیوی یا اولاد چاہے کوئی بھی آجائے وہ فوقیت صرف میسنری ساتھی اور تحریک کو ہی دیں گے۔

(تفصیلات کے لیے دیکھیے "حقیقۃ الماسونیہ" ڈھائی سو بڑی تقطیع کے صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب "رابطہ عالم اسلامی" مکہ مکرمہ نے شائع کی ہے)

فری میسنری اور ادیان

(فری میسنری) کی پوری تاریخ، میسنری قائدین کے بیانات، ان کی دستاویزات اور رموز و اشارات (CODEWORDS) اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ یہ تحریک یہودی النسل ہے۔ اس کی ولادت و نشات عہدِ موسیٰ میں ہوئی یا عہد مابعد میں۔ یہ یہودی فکر کی حامل اور یہودیوں کی خطرناک

خفیہ سازش ہے۔

اس بات کے درجنوں ثبوت حقیقت کو واشگاف کرتے ہیں کہ یہ تحریک بنت الفکر الیہودی ہے۔ ان تمام دلائل و بیانات اور دستاویزات کا یہاں نقل کرنا ممکن نہیں صرف یہ ذہن نشین رکھیں کہ شروع میں تمام ادیان اور اہلِ ادیان کے احترام و تکریم پر زور دینے والی ۳۳ درجات پر مشتمل اس تحریک کے ۱۸ ویں درجے میں جاکر انجیل اور قرآن غائب ہو جاتے ہیں اور ان کی اپنی مخصوص تعلیمات ہی رہ جاتی ہیں۔ اور ۳۳ درجے کے بعد ان کے چیف بوس اور اس درجے تک پہنچنے والے نئے رکن کے مابین جو مکالمہ دہرایا جاتا ہے وہ ہی ان کے عقائد و نظریات کی قلعی کھولنے کے لیے کافی ہے۔ مکالمہ یوں شروع ہوتا ہے:

س: تو نے کس چیز پر قسم کھائی ہے؟

ج: تورات پر۔

س: کیا اس کے علاوہ بھی تو کسی کتاب کو جانتا ہے۔

ج: ہاں، وہ قرآن اور انجیل ہیں۔ یہ ایمان سے خارج اور انسانیت سے نکلے ہوئے لوگوں کی کتابیں ہیں اور میرا ایمان ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور مسیح ہمارے عقیدے کے سخت دشمن ہیں۔

س: کیا تو ان دونوں (انجیل و قرآن) پر ایمان رکھتا ہے؟

ج: ہرگز نہیں میں صرف تورات پر ایمان رکھتا ہوں جو صحیح کتاب

ہے اور جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی تھی۔

س: دینِ اسلامی اور دینِ مسیحی کے بارے میں تیری کیا رائے ہے؟

ج: دینِ مسیحی کی تعلیمات تو تورات سے اخذ کی گئی ہیں اور دینِ اسلامی کی تعلیمات تورات اور انجیل سے ماخوذ ہیں۔

س: کیا اصل فرع سے افضل ہے۔

ج: بے شک اصل فرع سے افضل ہے۔

ہیکل میں موسیٰؑ و ہارونؑ کی دو تصویریں یا مورتیاں رکھی ہوتی ہیں ان کی طرف اشارہ کر کے پوچھا جاتا ہے۔

س: یہ کون ہے؟

ج: یہ موسیٰ (علیہ السلام) ہے۔

س: یہ کون ہے؟

ج: یہ ہارون (علیہ السلام) ہے۔

س: کیا تو اُن کے علاوہ کسی پر ایمان رکھتا ہے؟

ج: ہرگز نہیں۔

س: تب تو اُن دونوں کے علاوہ پر لعنت بھیج اور علاوہ وہ ہیں جو ان کے بعد آئے۔

ج: ہاں میں دونوں (محمدؐ و مسیحؑ) پر لعنت بھیجتا ہوں اور بار بار لعنت بھیجتا ہوں۔ (العیاذ باللہ) اور موسیٰؑ و ہارونؑ کے پاؤں چومتا ہوں۔

س: تیرا رب کون ہے؟

ج: میرا رب وہ ہے جو اسرائیل کا رب ہے اور اسرائیل کی تائید کرنے والا ہے۔

—— (حقیقۃ الماسونیہ ص ۴۲-۴۵)

دولت

دَولت کا نشہ، دَولت کا غرور، دَولت کا خمار اور دَولت کی مستی اکثر انسان کو حیوان بنادیتی ہے۔ وہ بے رحم، بے درد اور سفاک بن جاتا ہے اسی لیے از آدم تا ایں دم، دولت کی مذمت کی جاتی ہے کیونکہ حقیقی مسترت اور سکون دَولت میں نہیں استغنا اور قناعت میں ہے۔ کسی نے خوب کہا ہے کہ

- دَولت سے ظاہری سکون تو مل سکتا ہے —— مگر —— اطمینانِ قلب نہیں
- دَولت سے نفسانی خواہش تو پوری ہوسکتی ہے —— مگر —— روحانی مسترت نہیں
- دَولت سے خوراک تو حاصل ہو سکتی ہے —— مگر —— بھوک نہیں۔
- دَولت سے مقوی غذا تو خریدی جاسکتی ہے —— مگر —— قوت نہیں۔
- دَولت سے نرم بچھونے تو خرید سکتے ہیں —— مگر —— نیند نہیں۔
- دَولت سے مسجد اور سرائے تو بن سکتی ہے —— مگر —— ایمان نہیں۔
- دَولت سے خوشامدی تو بکثرت مل سکتے ہیں —— مگر —— خیر خواہ نہیں۔
- دَولت سے ظاہری عزت تو حاصل ہوسکتی ہے —— مگر —— دلی وقار نہیں۔
- دَولت سے دوائیاں تو خریدی جاسکتی ہیں —— مگر —— صحت نہیں
- دَولت سے عینک تو خرید سکتے ہیں —— مگر —— نظر نہیں۔
- دَولت سے ہمنشین تو بنائے جاسکتے ہیں —— مگر —— دوست نہیں۔
- دَولت سے نوکر تو رکھ سکتے ہیں —— مگر —— دلی خدمت گار نہیں۔

پھر ایسی دَولت جمع کرنے کا کیا فائدہ جو انسان کو عیاش۔ خود پرست اور خود غرض بنادے۔ اس سے کسی دوسرے کو فائدہ نہ پہنچ سکے اور اپنے لیے آخرت کا وبال بنے۔

یاد رکھو!

دس (۱۰) چیزیں دس (۱۰) چیزوں کو کھا جاتی ہیں :-

(۱) توبہ گناہ کو کھا جاتی ہے۔
(۲) جھوٹ رزق کو کھا جاتا ہے۔
(۳) غیبت عمل کو کھا جاتی ہے۔
(۴) غم عمر کو کھا جاتا ہے۔
(۵) صدقہ بلا کو کھا جاتا ہے۔
(۶) غصہ عقل کو کھا جاتا ہے۔
(۷) پشیمانی سخاوت کو کھا جاتی ہے۔
(۸) تکبّر علم کو کھا جاتا ہے۔
(۹) نیکی بدی کو کھا جاتی ہے۔
(۱۰) عدل ظلم کو کھا جاتا ہے۔

(بشکریہ مجلہ ملتان)

اِطلاعِ عام

ٹرسٹ کسی قسم کا کوئی چندہ وصول نہیں کرتا اور نا ہی کسی کو ایسا کرنے کا اختیار ہے۔

البتہ کارِ خیر اور صدقہ جاریہ میں شرکت کے لیے دعوتِ عام ہے تبلیغ دین اور اصلاحِ معاشرہ کی کوشش کرنا فی زمانہ فرضِ عین ہے۔

جو اصحاب خیر حصہ لینا چاہیں براہ راست بذریعہ بنک ڈرافٹ اور منی آرڈر اپنے عطیات روانہ کرسکتے ہیں یا ہمارے اکاؤنٹ نمبر ۷۵۵ حبیب بینک لمیٹڈ لسبیلہ برانچ نشتر روڈ کراچی میں جمع کرا سکتے ہیں۔ کراچی سے باہر کے چیک قبول نہیں کئے جائیں گے۔

جو اصحاب ہر ماہ رسائل کے طالب ہوں وہ رکنیت اختیار کرسکتے ہیں۔ رکنیت فارم کے ہمراہ ایک صد روپیہ سالانہ پاکستان میں اور تین صد روپیہ سالانہ بیرون پاکستان کے لیے ضروری ہیں زیادہ جو بھی ہو وہ صدقہ جاریہ کے لیے عطیہ ہوگا۔

عطیہ رکنیت کسی قسم کی فیس یا کتب و رسائل کا بدل نہیں بلکہ صدقہ جاریہ میں شرکت ہے اس کا مقصد صرف رضاء الٰہی کا حصول ہونا چاہیئے۔

یہ رسائل رعایتی قیمت پر حاصل کرکے اپنے حلقہ احباب برادری اور طلباء میں تقسیم کیجئے۔ دین کا علم سیکھنے اور سکھانے کا یہ سہل طریقہ ہے۔

اردو کے علاوہ عربی فارسی انگریزی سندھی بلوچی پشتو گجراتی تراجم بھی دستیاب ہیں۔

رسائل کی مفت تقسیم شفاخانوں جیلوں اور فوج و پولیس کے جوانوں تک محدود ہے دیگر حضرات یا ادارے فہرست کے مطابق قیمت ادا کرکے طلب کرسکتے ہیں۔ پاکستان میں وی پی طلب کیا جاسکتا ہے۔

اراکین کے لیے ضروری ہے کہ خط و کتابت میں اپنا رکنیت نمبر تحریر فرمائیں۔ دیگر حضرات مکمل نام و پتہ خوشخط تحریر فرمائیں ورنہ تعمیل ممکن نہ ہوگی۔

قرآن کریم۔ تفاسیر۔ احادیث شریفہ اور دینی کتب نیز ہمارے شائع کردہ رسائل کی فہرست طلب فرمایئے۔

یکم جنوری ۱۹۸۳ء

صدیقی ٹرسٹ کراچی

تبلیغ دین اور اصلاحِ معاشرہ

کے لئے

اختلافِ مسلک سیاست اور تجارت سے دُور رہ کر دین کی بُنیادی تعلیمات پیش کرتا ہے

یہ رسالہ جو آپ نے مطالعہ فرمایا ہے اسی سلسلۂ تعلیم و تبلیغ کا ایک حصہ ہے۔

ٹرسٹ نے مختلف عنوانات و موضوعات پر بے شمار رسائل شائع کئے ہیں۔

یہ رسائل مستورات۔ طلباء۔ اور مصروف کاروباری حضرات کے لئے مختصر لیکن

جامع تعلیم پیش کرتے ہیں۔ آپ کے لئے بھی ان کا مطالعہ مفید ہو سکتا ہے۔

تبلیغِ دین اور اصلاحِ معاشرہ کی کوشش فرضِ کفایہ ہے اس صدقۂ جاریہ میں

شرکت کے لئے دعوتِ عام ہے۔ اپنی استطاعت کے مطابق حصّہ لیا جاسکتا ہے۔

- یہ رسائل خود شائع کیجئے اور فی سبیل اللہ تقسیم کیجئے۔
- رسائل رعایتی قیمت پر طلب فرما کر اپنے حلقۂ احباب برادری اور طلباء میں تقسیم کیجئے
- ٹرسٹ کی رکنیت اختیار کر کے ہر ماہ ڈاک کے ذریعہ رسائل حاصل کیجئے اور علمِ دین سیکھیئے۔ اور دُوسروں کو سکھائیے۔
- اپنے عطیات اس صدقہ جاریہ میں شامل کر کے ثوابِ دارین حاصل کیجئے

فہرست کتب و رسائل اور رکنیت فارم کے لئے تحریر فرمائیے۔